دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرینس نمبر:Faj5308　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　تاریخ:17-03-2019

# نافرمان بیٹے کو جائیداد سے عاق کرنے کی شرعی حیثیت

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرا لڑکا میرا نافرمان ہے۔ شادی کے ایک پروگرام میں مہمانوں کے سامنے اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا اور مجھے لاتوں اور ہاتھوں سے مارا اور مجھے بے حساب گالیاں دیں، میری ملکیت میں تین مکان ہیں۔ میرا بیٹا کہتا ہے کہ مکان بیچ کر مجھے میرا حصہ دیا جائے، جبکہ میں اپنی زندگی میں اسے اپنے ان مکانوں میں سے کوئی بھی حصہ نہیں دینا چاہتا اور چاہتا ہوں کہ اس کو اپنی زندگی میں ہی عاق کر دوں تاکہ میرے مرنے کے بعد بھی اسے میری وراثت سے کچھ نہ ملے۔ آپ شرعی رہنمائی فرمائیں کہ کیا میرے اس طرح کرنے سے وہ میری وراثت سے محروم ہو گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب**

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنی عبادت کا حکم دینے کے بعد والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا ان کو اُف تک بھی نہ کہو، یعنی کوئی ایسا کلمہ بھی اپنی زبان پر نہ لاؤ، جو ان پر گراں گزرے۔ حدیثِ مبارک میں والد کی رضا کو اللہ تعالیٰ کی رضا، والد کی ناراضی کو اللہ تعالیٰ کی ناراضی ارشاد فرمایا۔ والد کی نافرمانی کرنے والا، ان پر ہاتھ اٹھانے والا، گالیاں دینے والا سخت کبیرہ گناہ کا مرتکب، فاسق و فاجر، سخت عذابِ الٰہی کا مستحق ہے، جب تک اپنے والد کو راضی نہ کر لے، اس کا کوئی فرض، نفل بلکہ کوئی بھی نیک عمل قبول نہیں اور معاذ اللہ مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہونے کا خوف ہے۔ ایسے شخص پر لازم ہے کہ فوراً اپنے والد کو راضی کرے، ورنہ دنیا و آخرت میں غضبِ الٰہی کے لئے تیار رہے، **نیز شریعت میں ایسے نافرمان بیٹے کو عاق کہا جاتا ہے، اگرچہ والد اسے عاق نہ کرے،** البتہ جو لوگوں میں

مشہور ہے کہ کوئی والد اپنی اولاد کو عاق کر دے تو اس کو والد کی جائیداد سے کوئی حصہ نہیں ملتا، یہ لوگوں کی گھڑی ہوئی بات ہے، شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں، لہٰذا مذکورہ صورت میں آپ جب تک حیات ہیں، اپنی جائیداد کے مالک ہیں، مذکورہ بیٹے کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے کہ جس کا وہ مطالبہ کرے، البتہ جب آپ کا انتقال ہو جائے اور مذکورہ بیٹا حیات ہو، تو اس صورت میں دیگر ورثاء کے ساتھ وہ بھی آپ کی وراثت میں حصہ دار ہو گا، یہی رب العالمین کا حکم ہے۔ اس کا آپ کی نافرمانی کرنا یا آپ کا اس کو عاق کر دینا، اس کو وراثت سے محروم نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا(۲۳) وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پُوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں، تو ان سے "ہُوں" نہ کہنا، اور انہیں نہ جھڑکنا، اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دنوں نے مجھے چھٹپن (یعنی بچپن) میں پالا۔

(سورۂبنی اسرائیل، آیت 23،24)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "رضا الرب فی رضا الوالد، وسخط الرب فی سخط الوالد" یعنی والد کی رضا میں رب کی رضا ہے، والد کی ناراضی میں رب کی ناراضی ہے۔

(سنن الترمذی، حدیث 1907، صفحہ 566، مطبوعہ: بیروت)

ایک اور حدیث پاک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من الکبائر ان یشتم الرجل والدیہ، قالوا: یارسول اللہ! وھل یشتم الرجل والدیہ؟ قال: نعم، یسب ابا الرجل فیشتم اباہ، ویشتم امہ فیشتم امہ" یعنی کبیرہ گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی اپنے والدین کو گالی دے، صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! کیا کوئی شخص اپنے والدین کو گالی دیتا ہے؟ فرمایا: ہاں، یہ کسی کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے باپ کو گالی دے۔ اور یہ کسی کی ماں کو گالی دے تو وہ اس کی ماں کو گالی دے۔ (سنن الترمذی، حدیث 1909، صفحہ 566، مطبوعہ: بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "فرمایا: ہاں یہ بات عقل کے خلاف ہے کہ کوئی بیٹا اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ سبحان اللہ! وہ زمانہ قدسیوں (پاکیزہ ہستیوں) کا تھا کہ یہ جرم ان کی عقل میں نہ آتا تھا، اب تو کھلم کھلا نالائق

لوگ اپنے ماں باپ کو گالیاں دیتے ہیں، ذرا شرم نہیں کرتے"

(مرآۃ المناجیح، جلد6، صفحہ366، حسن پبلشرز، لاہور)

امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"پسرِ مذکور، فاسق، فاجر، مرتکبِ کبائر، عاق ہے اور اسے سخت عذاب وغضبِ الٰہی کا استحقاق، باپ کی نافرمانی اللہ جبار وقہار کی نافرمانی ہے اور باپ کی ناراضی اللہ جبار وقہار کی ناراضی ہے، آدمی ماں باپ کو راضی کرے تو وہ اس کے جنت ہیں اور ناراض کرے تو وہی اس کے دوزخ ہیں۔ جب تک باپ کو راضی نہ کرے گا اس کا کوئی فرض، کوئی نفل، کوئی عملِ نیک اصلاً قبول نہ ہوگا۔ عذابِ آخرت کے علاوہ دنیا میں ہی جیتے جی سخت بلا نازل ہوگی، مرتے وقت معاذ اللہ کلمہ نصیب نہ ہونے کا خوف ہے"

(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ383،384، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اولاد کا حصہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿ یُوۡصِیۡکُمُ اللّٰہُ فِیۡۤ اَوۡلَادِکُمۡ ٭ لِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر۔

(سورۂ نساء، آیت 11)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"جو شخص فی الواقع عاق ہو تو اس کا اثر امورِ آخرت میں ہے کہ اگر اللہ عزوجل والدین کو راضی کرکے اس کا گناہ معاف نہ فرمائے تو اس کی سزا جہنم ہے، والعیاذ باللہ، مگر میراث پر اس سے کوئی اثر نہیں پڑتا، نہ والدین کا لکھ دینا کہ ہماری اولاد میں فلاں شخص عاق ہے ہمارا ترکہ اسے نہ پہنچے اصلاً وجہ محرومی ہوسکتا ہے کہ اولاد کا حقِ میراث قرآن عظیم نے مقرر فرمایا ہے۔۔۔ والدین خواہ تمام جہان میں کسی کا لکھا اللہ عزوجل کے لکھے پر غالب نہیں آسکتا ولہذا تمام کتب فرائض وفقہ میں کسی نے اسے موانع ارث سے نہ گنا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد26، صفحہ181، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

09 رجب المرجب 1440ھ/17 مارچ 2019ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat/ اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے